السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تحصیل دینہ سے چوہدری محمد غیاث خریداری نمبر 6117 لکھتے ہیں۔ کہ اگر والدین اپنی اولاد کو کسی جائیداد کے متعلق وصیت کرجائیں اور اس میں بے انصافی اور حق تلفی کی گئی ہو اولاد نافرمانی سے بچنے کے لے اسے قبول کرلے توکیا جن بچوں پر زیادتی ہوئی ہے۔ وہ بذریعہ عدالت یا پنچائیت اس کی تلافی کا مطالبہ کرسکتے ہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے ہاں عام طور پر وصیت کے متعلق افراط وتفریط سے کام لیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں بیشتر اوقات یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ جو چیزیں وصیت کے قابل ہوتی ہیں۔ انہیں نظر انداز کردیا جاتا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ :''کہ ایک مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی قابل وصیت کام کے متعلق وصیت کرنا چاہتا ہو پھر دو رات بھی اس کے بغیر گزار دے یعنی اس کے پاس ہر وقت وصیت لکھی ہونا چاہیے۔''(صحیح بخاری :الوصیة 2738)

چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر وقت اپنی تحریری وصیت اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ اور وصیت کے متعلق افراط بایں طور کیا جاتا ہے کہ جن کے ورثاء کےلئے وصیت ناجائز ہوتی ہے۔ ان کےلئے وصیت کا بندوبست کردیا جاتا ہے۔ یاجن کےلئے وصیت کرنا جائز ہے ان کےلئے شریعت کی قائم کردہ حد سے زیادہ وصیت کردی جاتی ہے یا پھر وصیت بے انصافی اور ظلم پر مبنی ہوتی ہے پھر لواحقین اس قسم کی ظلم پر مبنی وصیت کو ایسی پختہ لکیر خیال کرتے ہیں جسے مٹانا اس میں ترمیم کرنا ان کے ہاں کبیرہ گناہ ہے حالانکہ اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے :''ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی طرف سے جانب داری یا حق تلفی کا اندیشہ رکھتا ہو اگر وہ آپس میں ان کی اصلاح کردے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''(2/البقرہ :182)

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غلط وصایا کی اصلاح فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک انصاری کی کل جائیداد چھ غلام تھے اس نے وصیت کے زریعہ انہیں آذاد کردیا۔ اس کے مرنے اور کفن دفن کے بعد اس کے ورثاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حقیقت حال سے آپ کو آگاہ کیا تو آپ نے مرنے والے کو سخت برا بھلا کہا پھر اس کی وصیت کو کالعدم کرتے ہوئے ان چھ غلاموں کے متعلق قرعہ اندازی کی چھ کا ایک تہائی یعنی دو غلام آزاد کردیئے اور باقی چار ورثاء کے حوالے فرما کر ان کے نقصان کی تلافی کردی۔ (صحیح مسلم :الایمان 1668)

دیگر روایات میں اس کے متعلق قول شدید کی وضاحت بھی ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :''کہ اگر ہمیں اس کی حرکت کا پہلے علم ہوتا تو ہم اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے''(مسند امام احمد :ج4ص 443)

بلکہ ایک روایت میں ہے :''کہ ہم اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرتے۔''(سنن ابی داؤد :العتق 3958)

ان احادیث کے پیش نظر ہمیں وصیت کے معاملہ میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ صورت مسؤلہ میں وصیت کے متعلق جو کوتاہی کی گئی ہے۔ لواحقین کو چاہیے کہ پنچائیتی سطح پر اس کی اصلاح کی جائے تاکہ مرحوم کی اخروی بازپرس سے نجات ملے۔ ناجائز وصیت کی اصلاح کرنا ضروری ہے اور یہ قرآن کریم کا ایک اہم ضابطہ ہے جس میں کوتاہی نہیں کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:324